سوال

(01)معانی قرآن

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ قرآن کے دومعانی ہوتے ہیں ایک ظاہری اوردوسرا باطنی۔ظاہری معنی توہرصاحب علم سمجھ سکتا ہے لیکن باطنی کوکسی امام وپیشواکے بغیر نہیں سمجھا جاسکتااس لیے کسی ''امام''کی تقلیدلازمی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن حکیم کے معنی کی ظاہری اورباطنی تقسیم کامطلب اگریہ ہے کہ ایک معنی وہ ہے جوقرآن کے الفاظ مبارکہ سے لغت کے اعتبارسے سمجھ میں آتی ہےاوردوسری وہ ہے جو اشارۃ یااقتضاء یادلالۃ معلوم ہوتی ہے یعنی اس میں استنباط واستخراج کودخل ہے یااس میں ان الفاظ کے حقائق شرعیہ (حقائق لغویہ)کاعلم ہوناضروری ہے تویہ تقسیم درست ہے لیکن ان معانی کوجاننے کےلیے اہل علم کےلیے آخرتقلیدکیونکرضروری ہے؟اہل دنیاکی یہ ذہنیت بن چکی ہے کہ لڑتے ہیں اورہاتھ میں تلوارنہیں،استنباط واستخراج کےلیےاصول وقواعد مستنبط کیےگئے ہیں اصول روایت واصول درایت وضع ہوچکے ہیں ایک صاحب علم کےلیے ان قواعدواصول کومدنظررکھ کرمسائل ومعانی کے استخراج میں کوئی بھی مشکل درپیش نہیں آسکتی،دیکھیں فقہ کی کتب میں کتنے ہی مسائل کے اجزاء مرقوم ہیں اورمسائل کی تفریع درتفریع موجودہے اورتمام مقلدین ان پر آمناوصدقناکہہ کربیٹھے ہیں اوران کی قوت استنباط واستخراج کے قائل ہیں۔

مثلاًصاحب ہدایہ وغیرہ۔اب خدارااانصاف کے ساتھ بتائیے کہ کیایہ بھی مقلدہیں۔

اپنے آپ کوکہتے تومقلدہیں مگراس قسم کی تفرح اورتخریج کامقلدسے کیاتعلق؟مقلدکوتوعلم ہی نہیں بلکہ اس کاتوفرض ہے کہ اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے باقی اس پراشارہ یااقتضاءوغیرہاطریق سے تفرح یااستخراج قطعااس کے دائرہ عمل سے خارج ہے۔اس طرح حقائق شرعیہ کااورکتاب وسنت کاپورے انہماک کے ساتھ تتبع اورکتب حدیث کادل کی چاہت کے ساتھ مطالعہ ہوسکتاہے اس کےلیےکسی امام یاپیشواءکی تقلیدکی کوئی ضرورت نہیں ہے باقی اگرتقسیم کامطلب یہ ہے کہ الفاظ قرآنیہ کاکوئی ایسا مطلبو معنی ہے جوقواعدوغیرہ کے ماتحت بالکل نہیں،یعنی اس کے حصول کےلیےکسب کی ضرورت نہیں توایسامطلب ومعنی بالفاظ دیگرالہام ہوئےاورالہام وہی معتبرہے جو شریعت کے موافق ہوباقی وہ الہام جوکتاب وسنت کے معارض ہے وہ قطعاقابل اعتبارنہیں،اس کے علاوہ ایساالہام کوئی ان ائمہ کے ساتھ مخصوص نہیں جن کوعوام کالانعام نے زبردستی اورجبرآپناقائدورہبربنارکھاہے اوران کی غیرمشروط اطاعت اپنےاوپرلازم قراردے دی ہے۔مطلب کہ اگرایسی کوئی وہبی یاالہامی معنی ومطلب کسی خداپرست انسان نے پیش بھی کیاہے تواسے بھی ظاہری شریعت پرپیش کیاجائے گاپھراس کے موافق ہونے کی صورت میں وہ معنی ومطلب اس آیت یاحدیث کے اسرارمیں سے کوئی سرہی ہے

جوکہ محض ایک اللہ کی طرف سے مزید انعام واکرام ہے وہ بات کوئی واجبات شرعیہ یا ایسی باتوں میں سے نہیں جن کا علم حاصل کرنا ہمارے لیے ایمانا ضروری ہے جب ان کا علم ازروئے ایمان ہمارے اوپر لازم نہیں ہے توپھر اس کے لیے تقلید کی کیا ضرورت ؟اس پر خوب غوروتعمق کے ساتھ توجہ دیں ۔

اوراگر اس تقسیم کا مقصد یہ ہے جیساکہ کچھ ملحد اورزندیق لوگ کہتے ہیں کہ قرآن شریف کی ظاہری اورباطنی معنی ومطلب ہے یعنی جو حکم کسی آیت سے ظاہر طورپر معلوم ہورہا ہوتودوسری معنی ومطلب اس کے بالکل برعکس ہے جوکچھ چیدہ چیدہ بزرگوں اورائمہ عظام کو معلوم ہوتا ہے ۔ مثلا قرآنی حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ :

وَ لسَّارِقُ وَ لسَّارِقَةُ فَ قْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا (المائدة :٣٨)

''چورمرداورعورت کاہاتھ کاٹ ڈالاجائے ۔''

اب کوئی بے دین اورملحد قسم کا آدمی یہ دعوی کرے کہ اس کاظاہری مطلب تویہی ہے لیکن اس کا باطنی مطلب دوسرا ہے ،پھروہ کوئی ایسا مطلب بیان کرے جواس حکم ربانی کی صورت کو مسخ کردے توکیا وہ طلب قالب اعتبار ہوگا؟کیا کوئی صاحب عقل ودانش ہوش وحواس کے صحیح سالم ہونے کی صورت میں ایسے اقدام پرجرات کرسکتا ہے ؟ہاں اگراس معانی ومطالب کے لیے تقلید ضروری ہے تویہ تقلید آپ ہی کو مبارک ہواورپھرایسی معانی ومطالب اسرارورموزبیان کرنے والے جوائمہ ہوتے ہیں وہ ائمۃ الہدی نہیں بلکہ قرآن کی اس آیت کے بمصداق :

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى لنَّارِ (القصص ٤١)

''وہ خودبھی گمراہ اوردوسروں کو بھی گمراہی کے عمیق گڑھے میں پھینکنے والے ہوں گے ۔''

بہرحال اللہ تبارک وتعالی ایسی تقلید اورایسے مقلدین (بکسر اللام)اورمقلدین (بفتح اللام)سے ہر مسلمان کو محفوظ ومامون رکھے ۔اللھم آمین !

بالفرض :۔۔۔۔۔اگرباطنی سے مراداستنباطی معنی اوراستخراجی مسائل اورحکم واسرارہیں توان تک پہنچنے کے لیے علماء حقہ نے اصول وضوابط کردیئے ہیں جن کو عمل میں لاکر کتاب وسنت سے استنباط واستخراج کی لیاقت پیدا کی جاسکتی ہے لہذاان کے لیے تقلید کو ضروری سمجھنا نادانی ہے ۔باقی اگراس سے مرادملحدین والامطلب ہے تواس کا حکم آپ خود معلوم کرسکتے ہیں ۔اس لیے اس سے تقلید شخصی کے لیے دلیل نہیں پش کی جاسکتی ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ]

صفحہ نمبر 60

محدث فتویٰ